سورہ نمبر (٦٣)

سُورَةُ المُنَافِقُون

مع کنز الایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُورَةُ المُنَافِقُون

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما: أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ، وَالْمُنَافِقِينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھا کرتے تھے۔

(أخرجه مسلم، الجمعة، باب ما يقرأ في يوم الجمعة، حديث:۸۷۹)

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی الله عنهما: (أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم) كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ: (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)، وَ(هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ)۔ (أخرجه مسلم، حديث:۸۷۸)

حضرت نعمان بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عیدین اور نماز جمعہ میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے تھے۔

عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون پڑھے یا پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتٰىكَ (بہار شریعت ص ۷۸۲ بحوالہ در مختار وغیرہ)

سُورَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورہ منافقون مدنی ہے۔ اس میں ۱۱ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱۳

إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ قَالُوا۟ نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں ف۱ کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے

إِنَّكَ لَرَسُولُهُۥ وَٱللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ لَكَٰذِبُونَ (۱) ٱتَّخَذُوٓا۟

کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں ف۲ اور انہوں نے

أَيْمَٰنَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا۟ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ (۲)

اپنی قسموں کو ڈھال ٹھہرا لیا ف۳ تو اللہ کی راہ سے روکا ف۴ بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ف۵

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ ءَامَنُوا۟ ثُمَّ كَفَرُوا۟ فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ (۳)

یہ اس لیے کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر دل سے کافر ہوئے تو اُنکے دلوں پر مہر کر دی گئی تو اب وہ کچھ نہیں سمجھتے

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِن يَقُولُوا۟ تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ

اور جب تو اُنھیں دیکھے ف۶ انکے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں اور اگر بات کریں تو تو اُنکی بات غور سے سنے ف۷

كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ ٱلْعَدُوُّ

گویا وہ کڑیاں[1] ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی ف۸ ہر بلند آواز اپنے ہی اوپر لیجاتے ہیں ف۹ وہ دشمن ہیں ف۱۰

فَٱحْذَرْهُمْ ۚ قَٰتَلَهُمُ ٱللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ (۴) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا۟

تو ان سے بچتے رہو ف۱۱ اللہ اُنھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۱۲ اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ ف۱۳

يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ ٱللَّهِ لَوَّوْا۟ رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ

رسول اللہ تمھارے لیے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم اُنھیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے

وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ (۵) سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ

منہ پھیر لیتے ہیں ف۱۴ ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو

لَهُمْ لَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ (۶) هُمُ

اللہ اُنھیں ہرگز نہ بخشے گا ف۱۵ بے شک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا وہی

ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا۟ عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ ٱللَّهِ حَتَّىٰ

ہیں جو کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہانتک کہ

يَنفَضُّوا۟ ۗ وَلِلَّهِ خَزَآئِنُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ

پریشان ہوجائیں اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے ف۱۶ مگر منافقوں کو

وقف لازم

منزل ۷

ف۱ تو اپنے ضمیر کے خلاف ف۲ ان کا باطن ظاہر کے موافق نہیں جو کہتے ہیں اس کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں ف۳ کہ ان کے ذریعہ سے قتل و قید سے محفوظ رہیں ف۴ لوگوں کو یعنی جہاد سے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے طرح طرح کے وسوسے اور شبہے ڈال کر ف۵ کہ بمقابلہ ایمان کے کفر اختیار کرتے ہیں ف۶ یعنی منافقین کو مثل عبداللہ بن اُبی بن سلول وغیرہ کے ف۷ ابن اُبی جسیم صبیح خوبرو خوش بیان آدمی تھا اور اسکے ساتھ والے منافقین قریب قریب ویسے ہی تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں جب یہ لوگ حاضر ہوتے تو خوب باتیں بناتے جو سننے والے کو اچھی معلوم ہوتیں ف۸ جن میں بے جان تصویر کی طرح نہ ایمان کی روح نہ انجام سوچنے والی عقل ف۹ کوئی کسی کو پکارتا ہو یا اپنی گمی چیز ڈھونڈھتا ہو یا لشکر میں کسی مقصد کے لیے کوئی بات بلند آواز سے کہیں تو یہ اپنے خبث نفس اور سوء ظن سے یہی سمجھتے ہیں کہ انھیں کچھ کہا گیا اور انھیں یہ اندیشہ رہتا ہے کہ انکے حق میں کوئی ایسا مضمون نازل ہوا جس سے انکے راز فاش ہو جائیں ف۱۰ دل میں شدید عداوت رکھتے ہیں اور کفار کے پاس یہاں کی خبریں پہونچاتے ہیں ان کے جاسوس ہیں ف۱۱ اور ان کے ظاہر حال سے دھوکا نہ کھاؤ ف۱۲ اور روشن برہانیں قائم ہونے کے باوجود حق سے منحرف ہوتے ہیں ف۱۳ معافی چاہنے کے لیے ف۱۴ شانِ نزول غزوہ مریسیع سے فارغ ہو کر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرچاہ نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجیر جہجاہ غفاری اور ابن اُبی کے حلیف سنان بن دبر جہنی کے درمیان جنگ ہوگئی جہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا اسوقت ابن اُبی منافق نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بہت گستاخانہ اور بیہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ پہونچکر ہم میں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دینگے اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم اُنھیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سنکر زید بن ارقم کو تاب نہ رہی اُنھوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک پر معراج کا تاج ہے حضرت رحمٰن نے اُنھیں عزت و قوت دی ہے ابن اُبی کہنے لگا چپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا زید بن ارقم نے یہ خبر حضور کی خدمت میں پہونچائی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے ابن اُبی کے قتل کی اجازت چاہی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں حضور انور نے ابن اُبی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہی تھیں وہ مکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا اس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگے کہ ابن اُبی بوڑھا بڑا شخص ہے یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا ہو اور بات یاد نہ رہی ہو پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابن اُبی کا جھوٹ ظاہر ہوگیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کر حضور تیرے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا ایمان لا تو میں ایمان لے آیا تم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۱۵ اس لیے کہ وہ نفاق میں راسخ اور پختہ ہو چکے ہیں ف۱۶ وہی سب کا رازق ہے۔

[1] کڑیاں۔ لکڑیاں۔

لَا يَفْقَهُونَ ﴿٧﴾ يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ

سمجھ نہیں کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے ف۱ تو ضرور جو بڑی

الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ

عزت والا ہے وہ اسمیں سے نکال دیگا اسے جو نہایت ذلت والا ہے ف۲ اور عزت تو اللہ اور اسکے رسول اور مسلمانوں ہی کیلیے ہے مگر

ع ٨ ١٣ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ

منافقوں کو خبر نہیں ف۳ اے ایمان والو تمہارے مال

وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے ف۴ اور جو ایسا کرے ف۵ تو وہی لوگ نقصان میں

الْخَاسِرُونَ ﴿٩﴾ وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ

ہیں ف۶ اور ہمارے دیے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو ف۷ قبل اس کے کہ تم میں کسی کو

الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ

موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا

وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٠﴾ وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ

اور نیکوں میں ہوتا اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دیگا جب اس کا

ع ٢ ١٤ أَجَلُهَا ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١١﴾

وعدہ آجائے ف۸ اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے

ف۱ اس غزوہ سے لوٹ کر
ف۲ منافقین نے اپنے کو عزت والا کہا اور مومنین کو ذلت والا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
ف۳ اس آیت کے نازل ہونے کے چندہی روز بعد ابن ابی منافق اپنے نفاق کی حالت پر مرگیا
ف۴ پنجگانہ نمازوں سے یا قرآن شریف سے
ف۵ کہ دنیا میں مشغول ہوکر دین کو فراموش کردے اور مال کی محبت میں اپنے حال کی پرواہ نہ کرے اور اولاد کی خوشی کے لیے راحت آخرت سے غافل رہے
ف۶ کہ انہوں نے دنیائے فانی کے پیچھے دار آخرت کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پرواہ نہ کی
منزل
ف۷ یعنی جو صدقات واجب ہیں وہ ادا کرو
ف۸ جو لوح محفوظ میں مکتوب ہے